۶ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:20)

اِنتقال پر صَبر کا طریقہ

کنڈے کی بیل کے نقصانات 05

جنّت میں رات ہوگی یا دن؟ 19

کتاب میں دُرود شریف لکھنے کی فضیلت 23

جسے عشقِ مصطفےٰ میں رونا نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟ 33

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنتقال پر صبر کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صبح و شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَہَا ہو گا

سُوال: اِس شِعر کی تشریح فرما دیجیے:

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ

میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَہَا ہو گا

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۱۶ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 24 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲ دار الفکر بیروت

جواب: قیامت کے دِن جب لوگ مختلف اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمات میں شَفاعت کا سُوال لے کر حاضِر ہوں گے تو سارے نبی یہ فرمائیں گے: اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ یعنی میرے عِلاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! بس ہر طرف نَفْسِیْ نَفْسِیْ کا عالَم ہو گا۔ پھر جب لوگ بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوں گے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا یعنی اِس کام (شَفاعت) کے لیے میں ہوں۔[1]

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ
میرے حضور کے لَب پر اَنَا لَهَا ہو گا (ذوقِ نعت)

حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کوئی واقعہ اور فضیلت بیان فرما دیجیے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صَحابیِ رَسول تھے۔ ایک بار رات کے وقت ان کے پاس یَمَن شریف کے شہر حَضْرَمَوْت سے سات لاکھ درہم آئے۔ رَقم پا کر یہ پریشان ہو گئے۔ زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: آج آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: مجھے یہ فِکر دامن گیر ہے کہ جس بندے کی راتیں اللہ پاک کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اِس قدر مال کی موجودگی میں آج اس پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں کیسے

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۵، حدیث: ۴۷۹-۴۸۰ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

حاضِر ہو گا؟ زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے بڑے اَدب سے عرض کی: ”اِس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار یعنی غریب دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بُلا کر یہ سارا مال اُن میں تقسیم کرنے کی نیت فرما لیجیے اور اس وقت بڑے اِطْمِینان کے ساتھ ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائیے۔“ نیک بخت زوجہ (Wife) کی بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا دِل خوشی سے جھوم گیا اور اِرشاد فرمایا: واقعی تم نیک باپ کی نیک بیٹی ہو۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے مہاجرین و اَنصار صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ (1)

اَللہُ اَکْبَر! ہمارے صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی سخاوتیں ایسی تھیں۔ ہمارے پاس پیسے آجائیں تو خوشی کے مارے بے چین ہو جائیں جبکہ ان حضرات کے پاس جب دولت آتی تو صدمے کے مارے ان کی حالت مُضْطَرِب ہو جاتی کہ یہ دولت کہاں سے آ ٹپکی؟ اب میں اِس کا کیا کروں؟ لیکن حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی تو بات ہی کچھ اور ہے اور ان کی زوجۂ محترمہ بھی مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسی نیک عورت تھیں۔ وہ دور ہی نیکوں کا دور تھا۔

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی اِن زوجۂ محترمہ کا نام حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ہے، جو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی بیٹی تھیں۔

(سیر اعلام النبلاء، طلحۃ بن عبید اللہ، ۳/ ۱۹، الرقم: ۷ ملتقطاً دار الفکر بیروت)

www.dawateislami.net

جنّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پڑوسی

حضرتِ سَیِّدُنا طَلْحَہ بِن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ[1] میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ یہ فضیلت بھی حاصِل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنّت میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی ہوں گے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اِرشاد فرماتے سُنا کہ طَلْحَہ اور زُبیر جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[2] اِس بشارت میں دوسرے صحابی حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں یہ بھی عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں سے ہیں۔[3]

یَمن کو ”یَمن شریف“ کہنے کی وجہ

سُوال: یَمن کو ”یَمن شریف“ کہنے کی کیا وجہ ہے؟[4]

جواب: میں یَمن کو ”یَمن شریف“ اِس لیے بولتا ہوں کہ میرے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کے لیے دُعا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید... الخ، ۵/۴۲۰، حدیث: ۳۷۶۸ دار الفکر بیروت

2 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبید الله، ۵/۴۱۳، حدیث: ۳۷۶۲

3 ...... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید... الخ، ۵/۴۲۰، حدیث: ۳۷۶۸

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

وَسَلَّم نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا یعنی اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یَمن میں بَرَکت عطا فرما۔[1] سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کو ہمارا یَمن فرمایا ہے۔ نیز یَمن شریف کو یہ شَرَف بھی حاصِل ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مَزار شریف بھی وہاں ہے۔[2] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سالانہ عُرس مُبارک دھوم دھام سے مَنایا جاتا ہے۔ جَشنِ وِلادتِ مُصطفےٰ کی بھی یَمن شریف میں خوب دھوم مچتی ہے۔ ہم نے تو صِرف یہاں (وطن عزیز پاکستان وغیرہ) کے جَشنِ میلاد کے مَناظِر دیکھے ہیں لیکن عرب دُنیا میں بھی جَشنِ وِلادت مَنانے کا زبردست اِہتمام ہوتا ہے۔

کُنڈے کی بجلی کے نُقصانات

سُوال: کُنڈے کی بجلی کے کیا نُقصانات ہیں؟[3]

جواب: اگر کسی نے کُنڈے کی بجلی لی ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔ اس پر ضَروری ہے کہ بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے کو پوری رَقم کی Payment (یعنی اَدائیگی) کرے۔ کُنڈا ویسے بھی نہیں لگانا چاہیے کہ دُنیوی اِعتبار سے بھی اِس کا یہ نُقصان ہے کہ

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلزال و الآیات، ۱/ ۳۵۴، حدیث: ۱۰۳۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... تفسیر خازن، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۲/ ۱۱۲ ماخوذاً دار الکتب العربیۃ الکبری مصر

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جن علاقوں میں کُنڈے لگائے جاتے ہیں تو ان علاقوں میں لوڈ شیڈنگ زیادہ ہوتی ہے، جس کے سبب ان لوگوں کا حق بھی مارا جاتا ہے جن کی قانونی بجلی ہوتی ہے۔ ان کُنڈے لگانے والوں کی وجہ سے وہ بیچارے بھی گرمیوں میں کئی کئی گھنٹے گرمی میں تڑپتے ہیں۔ کُنڈے لگانے والوں کو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوری رَقم کی Payment(یعنی ادائیگی) بھی کرنی چاہیے۔ کُنڈا لگانا شَرعاً بھی جائز نہیں اور قانوناً بھی جُرم ہے۔

بجلی کا بِل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی اَدائیگی کیجیے

بجلی سپلائی گورنمنٹ کا سِسٹم ہے لیکن سب کو مُفت بجلی تو نہیں دیں گے۔ بجلی کا بِل لینے کا طریقہ صِرف ہمارے مُلک پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دُنیا بھر میں رائج ہے بلکہ ہمارے مُلک پاکستان کے مقابلے میں دِیگر ممالک میں بجلی کے بِل بہت زیادہ آتے ہیں۔ بہر حال بِل تھوڑا ہو یا زیادہ جو بھی طے شُدہ بِل ہے وہ تو دینا ہی پڑے گا۔ کُنڈے کے ذَریعے چَراغاں بھی ہر گز نہ کیجیے۔ ہم (13 رَبیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 2018ء کو) چَراغاں دیکھنے بابُ المدینہ (کراچی) کے مختلف علاقوں میں گئے تھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کہیں بھی کُنڈا لگا ہوا نہیں دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں چَراغاں کا اِہتمام اپنے پلّے سے کرتے ہیں جسے دیکھ کر عُشّاق کو لُطف آجاتا ہے۔ بعض ممالک میں مختلف Events(یعنی تقریبات) پر دُکانوں پر لائٹنگ کا

وسیع اِنتظام کیا جاتا ہے۔ان ممالک میں بجلی کے Voltage(وولٹج یعنی بَرقی طاقت)زیادہ ہونے کے سبب لائٹوں کی چمک زیادہ ہوتی ہے جبکہ ہمارے مُلک پاکستان میں Voltage(وولٹج یعنی بَرقی طاقت) کم ہونے کے سبب لائٹوں کی ویسی چمک نہیں ہوتی لیکن پھر بھی دُنیوی Event(یعنی تقریب) کے سلسلے میں لگائی گئی لائٹوں کو جی بھر کر دیکھنے کا دِل نہیں کرتا جبکہ جشنِ وِلادت کا ایک پرچم بھی لہرا رہا ہو تو ہمارے دِلوں کو لُبھا رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری نِسبَت کی بات ہے کہ یہ لائٹنگ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عشق میں لوگ لگاتے ہیں، اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چَراغاں کیجیے

سُوال: چَراغاں کرتے وقت کیا کیا نیتیں ہونی چاہئیں؟ [1]

جواب: چَراغاں کرنے کے لیے اچھی نیتیں کرنی چاہئیں مثلاً عظمتِ رَسول کی خاطِر چَراغاں کر رہا ہوں، محبوب کا جشنِ وِلادت مَنا کر اللہ پاک کی بڑی نعمت کا چرچا کروں گا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید بڑھنے کا سامان کروں گا،اِس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہئیں۔ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ بہت سے لوگ جشنِ وِلادت تو مَناتے ہیں لیکن اچھی

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

نیتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی یا پھر دِکھانے اور اپنی واہ واہ کروانے کی بُری نیتیں کر کے اپنا ثواب ضائع کر دیتے ہیں۔

سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟

سُوال: سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ اور نَعْلَیْنِ پاک وغیرہ بنا کر سجاوٹ کرنا کیسا؟[1]

جواب: جب میں (13 رَبیعُ الاوّل ۱۴۴۰؁ھ بمطابق 2018ء کو) سجاوٹ دیکھنے کے لیے نکلا تو بعض جگہ سڑکوں پر گیٹ اور کمانیں بنی دیکھیں۔ بعض جگہ بڑے بڑے نقشِ نَعْلَیْنِ پاک ڈنڈے گاڑ کر لگائے گئے تھے۔ ایک تو ویسے ہی گلی چھوٹی اور پھر یہ سب بھی لگا دیں گے تو چلنے والوں کے لیے راستہ تنگ ہو جائے گا۔ پھر یہ چیزیں لگانے کے لیے روڈوں، گلیوں اور فُٹ پاتھ کو کھودا جاتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ کی زمین یا فُٹ پاتھ ٹوٹتی ہے تو کیا ہوا؟ گورنمنٹ عوام کی ہے تو یوں زمین ہماری ہی ہوئی۔ تو ایسوں کو یہی کہا جا سکتا ہے کہ پھر روڈ کے بیچ میں مکان بنا کر دیکھ لو! گورنمنٹ تو بعد میں آئے گی، عوام خود ہی سمجھا دے گی کہ زمین کس کی ہے؟

عوام کی بھلائی پر مشتمل اَحکامات

بہر حال گورنمنٹ کے اِس طرح کے جو بھی اَحکامات ہوتے ہیں کہ راستہ

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

مَت گھیریں، فُٹ پاتھ نہ توڑیں، تو یہ عوام کی بھلائی کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ فُٹ پاتھ پر صَدر یا وزیرِ اعظم تو چہل قدمی کرنے نہیں آتے، عوام ہی گزرتی ہے۔ اب اگر فُٹ پاتھ کو توڑیں گے یا گڑھا کھودیں گے تو گِرنے سے چوٹ صَدر یا وزیرِ اعظم کو نہیں بلکہ مجھے اور آپ کو ہی لگے گی۔ یہ سب راستے میرے اور آپ کے لیے ہوتے ہیں۔ ان راستوں میں اِس طرح کے اِقدامات کرنے سے خود آپ کو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے مثلاً جو گڑھا کھودا، بعد میں اس میں پانی جمع ہو گیا تو مچھر پیدا ہوں گے جو طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنیں گے۔ یوں ہی اگر چلتے ہوئے آپ کی گھڑی وغیرہ کوئی چیز پانی میں گر گئی تو آپ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے

سُوال: میلاد شریف کے موقع پر اپنے مَرحومین کی قبروں پر میلاد کے جھنڈے یا جھنڈیاں لگانا کیسا؟

جواب: میرا مشورہ یہ ہے کہ ایسی بات کو رَواج نہ دیں تو اچھا ہے کیونکہ قبرستان میں کتے بلیاں بھی گھومتے ہیں، ممکن ہے کہ جھنڈے یا جھنڈیاں بچے ہی اُکھاڑ کر لے جائیں یا پھر بارش اور دھوپ پڑنے سے بوسیدہ ہو کر اُڑ جائیں اور یوں ان کی بے اَدَبی ہو لہٰذا قبر پر میلاد کے جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائے جائیں کیونکہ یہ جب تک ترو تازہ رہیں گے تو ذِکر کریں گے جس سے مَیِّت کا دِل بہلتا

ہے۔ میری والدہ کی قبر پر بعض لوگ جھنڈے لگا جاتے ہیں، بعض لوگ پھول ڈال دیتے ہیں تو مجھے ان خدمت گاروں کا تعارف نہیں ہے لیکن جو پھول ڈالتے ہیں وہ صحیح کرتے ہیں۔

قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟

سُوال: قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟[1]

جواب: قبر پر پھول اِس نیت سے ڈالنا کہ یہ جب تک تَر رہیں گے تو ذِکر کریں گے جو عذاب میں تَخْفِیف اور مَیِّت کا دِل بہلنے کا سبب ہے تو یہ صحیح ہے۔[2] ہاں اگر قبر کی خوبصورتی اور زینت کے لیے پھول ڈالے جیسا کہ کم عِلمی کی بِنا پر بہت سے لوگ اِس نیت سے ڈالتے ہیں تو پھر کراہت والی صورت بن جائے گی۔ یعنی زینت کی خاطر پھول ڈالنا مکروہ ہے۔[3]

ماربل والی قبر بنانا کیسا؟

سُوال: قبر کو پکا کرکے ماربل کا پتھر لگانا کیسا؟[4]

مدینہ

1. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۸۴ دار المعرفۃ بیروت
3. ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۳۷ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
4. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: قبر کو اوپر سے پکّا کرنے کی فُقَہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے اِجازت دی ہے۔[1] اب چاہے عام پتھر سے پکّا کریں یا پھر ماربل سے۔ ماربل Stone (یعنی پتھر) کی ہی ایک قسم ہے جسے سنگِ مَرمَر بھی بولتے ہیں۔ اگر ماربل کسی نے اِس لیے لگوایا کہ قبر زیادہ مضبوط ہو اور جانوروں کے کھودنے سے محفوظ رہے تو اس نیت سے جائز ہے اور اگر ماربل لگانے کا مقصد قبر کی تزئین، ٹیپ ٹاپ اور خوبصورتی تھی تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مَزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟

سُوال: مَزاراتِ اَولیا پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا ہے؟[2]

جواب: اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے مَزارات پر گنبد بنانا، ان کی قبروں پر چادر چڑھانا، چراغ روشن کرنا اور وہاں جھنڈے لگانا یہ سب کام اِس نیت سے کیے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، انہیں معلوم ہو کہ یہ اللہ کے نیک بندے کا مَزار شریف ہے، کسی عالِمِ دِین کا مَزار ہے، کسی وَلِیُّ اللہ کا مَزار ہے تاکہ لوگ ان سے فیض حاصِل کریں۔[3] بہر حال لوگوں کو صالحین کی قُبور کی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے یہ سب کچھ کرنا ثواب کا باعِث ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۲۵ ماخوذاً

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... کشف النور عن اصحاب القبور علی الھامش الحدیقة الندیة، ۲/ ۱۳تا۱۶ ماخوذاً پشاور

اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟

سُوال: اللہ پاک کو God کہنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک کے لیے God جیسے اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ پاک کے جو مُبارَک نام مشہور ہیں اور جن ناموں سے عاشقانِ رَسول عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام اللہ پاک کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں ہم نے صِرف وہی نام اِستعمال کرنے ہیں اور God وغیرہ اَلفاظ اِستعمال کرنے سے بچنا ہے۔ اللہ پاک کے لیے اللہ، خُدا اور پَروردگار جیسے اَلفاظ اِستعمال کیے جاسکتے ہیں اگرچہ پَروردگار اور خُدا عربی نام نہیں ہیں مگر عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام انہیں اِستعمال کرتے ہیں۔

عمامہ شریف کِس طرح باندھا جائے؟

سُوال: لوگ مختلف اَنداز سے عمامے باندھتے ہیں لٰہذا آپ راہ نمائی فرمادیجیے کہ عمامہ شریف کِس طرح باندھا جائے؟

جواب: عمامہ شریف قبلہ رو کھڑے ہو کر باندھیے اور یہ نیت کر لیجیے کہ میں اِتّباعِ سُنَّت میں عمامہ باندھ رہا ہوں۔ اگر نماز کے لیے عمامہ باندھ رہے ہوں تو یہ نیت بھی شامل کر لیجیے کہ نماز کے لیے زینت اِختیار کر رہا ہوں۔ اب اچھی نیتوں کے ساتھ بِسْمِ اللہ پڑھ کر عمامہ باندھنا شروع کیجیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اِس طرح عمامہ شریف باندھتے کہ عمامے کے پیچ اُلٹی طرف سے سیدھی طرف لے

جاتے تھے۔[1] عمامے شریف کے پیچ باندھ لینے کے بعد بیچ میں ٹوپی کا جو حِصّہ ظاہر ہوتا ہے ہم اسے چھپا لیتے ہیں اور عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی اکثریت بھی ایسا ہی کرتی ہے۔

بُردباری کی تعریف

سُوال: بُردباری کسے کہتے ہیں؟ (یونان سے سُوال)

جواب: جلد بازی کا اُلٹ بُردباری ہے، یعنی بَرداشت کی طاقت، تحمل اور صبر بُردباری ہے۔

حافِظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا

سُوال: حافِظہ تیز کرنے اور بھولنے کی عادت ختم کرنے کی دُعا بتا دیجیے۔

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے چھپنے والی ہر کتاب کے شروع میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ دِینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔[2] اِس دُعا کے اَوّل آخر دُرُودِ پاک پڑھ لیجیے۔ یہ دُعا پڑھ کر جو کتاب پڑھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ بھولیں گے نہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتابوں کے شروع میں جہاں یہ دُعا لکھی ہوتی ہے وہاں دُعا سے پہلے اِس طرح لکھا ہوتا ہے کہ "دِینی

مدینہ

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۴۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... مُستطرَف، الباب الرابع فی العلم والادب وفضل العالم والمتعلم، ۱/ ۴۰ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی گئی دُعا پڑھ لیجیے" اسے پڑھ کر میری توجہ اِس طرف گئی کہ شاید لوگ اب یہ الفاظ "ذیل میں دی ہوئی" نہیں سمجھتے ہوں گے لہٰذا "مندرجہ بالا اور دَرجہ ذیل" جیسے اَلفاظ نہ لکھے جائیں۔ میں عوام کی حالت دیکھ کر آسان اَلفاظ اِستعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر اسلامی بھائی ہنسیں نہیں تو بتاؤں کہ عوام کی حالت کیسی ہے؟ کیونکہ مَدنی مذاکرے میں شریک اسلامی بھائی مسجد میں بیٹھے ہیں اس لیے ہنسنے پر پابندی ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں اَندھیرا لاتا ہے۔(1) البتہ مسکرانے میں حَرج نہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ہم ایک جگہ جَشنِ وِلادت کے سلسلے میں کی گئی چراغاں دیکھنے گئے تو رَش ہو گیا، وہاں میں نے اپنے کانوں سے سُنا کہ ایک شخص نے "بابا کی آمد" اور "بابا کی وِلادت" کے نعرے لگائے اور قوم نے "مَرحبا" کہہ کر جواب دیا، اب ایسی قوم کو ذیل اور مذکورہ کے اَلفاظ کیا پلّے پڑیں گے جس کو یہ ہی نہیں معلوم کہ "وِلادت" کا کیا معنیٰ ہے؟ اور بابا کی وِلادت کا جشن ہے یا آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا؟

مُقَرِّرِین مسجد میں چٹکلا سُناتے ہوئے پہلے سمجھا دیں

جس طرح میں نے یہ بات کرنے سے پہلے سمجھایا ہے کہ مسجد میں ہنسنا نہیں

مدینہ

1 ...... جامع صغیر، حرف الضاد، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف، ص٣٢٢، حدیث:٥٢٣١ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اِسی طرح مُقَرِّرِین کو بھی چاہیے کہ جب کبھی وہ کوئی تَفَنُّن کی بات کریں خاص طور پر مسجد میں تو لوگوں کو سمجھا دیں کہ وہ ہنسیں نہیں۔ اگر میں یہ واقعہ سنانے سے پہلے نہ سمجھاتا تو شاید اسلامی بھائی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

دَورانِ بیان آسان اَلفاظ اِستِعمال کیجیے

سُوال: مُقَرِّرِین اور مبلغین کو دَورانِ بیان اور کیا اِحتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: مُقَرِّرِین اور مبلغین کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان اَلفاظ میں بیانات کریں تاکہ لوگوں کو کچھ سمجھ پڑے، ورنہ یہ بے چارے سُن تو لیتے ہوں گے مگر انہیں سمجھ کچھ نہیں آتا ہو گا۔ میری آسان سے آسان اَلفاظ میں لوگوں کو سمجھانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے پھر بھی میری کئی باتیں لوگوں کو سمجھ نہ آتی ہوں کیونکہ بعض اوقات مجھے مشکل لفظ کے بدلے کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو یہ بھی ایک آزمائش ہوتی ہے۔ ”فِقہ“ کی اِصطلاحات کو میں کیسے آسان کروں؟ یہ بھی لوگوں کو سمجھ نہیں آتی ہوں گی کیونکہ ”فِقہ“ کی اِصطلاحات خود Difficult (یعنی مشکل) ہوتی ہیں انہیں آسان کرنا بھی آسان کام نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں آسان کرنے بیٹھیں تو ان کے معنٰی ہی بدل جائیں۔ اِس کا اَصل حل یہی ہے کہ عِلم حاصِل کیا جائے۔ یاد رَکھیے! عِلم ہمارے پیچھے نہیں چلے گا بلکہ ہمیں عِلم کی خِدمت میں حاضریاں دینی ہیں اور ہاتھ باندھ کر اس کے پیچھے جانا ہے۔

دِینی مَسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟

سُوال: جہاں دِیگر مقاصد کے لیے مختلف زبانیں سیکھی جاتی ہیں مثلاً بیرونِ ملک جانے کے لیے لوگ انگریزی کا کورس کرتے ہیں تاکہ وہاں جا کر بولنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔ اِسی طرح اگر اس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دِینی مَسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہو جائیں تو یہ نیت کیسی ہے؟

جواب: اگر اس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دِینی مَسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہو جائیں تو اس پر صِرف ثواب نہیں بلکہ زبردست ثواب ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کو شروع ہوئے کچھ ہی سال ہوئے تھے، جب ہم مَدَنی قافلوں میں سفر کرتے تھے تو مجھے ایک اسلامی بھائی ملے جو کسی کے مُرید نہیں تھے اور انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس کے مُرید بنیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خاص عربی اس لیے سیکھی تاکہ میں تَصَوُّف سمجھ سکوں اور حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتابیں پڑھ کر یہ سمجھوں کہ میں کس کا مُرید بنوں؟ یاد رہے! اس وقت اُردو تَراجم کا اتنا دور دورہ نہیں تھا تو یوں اس اسلامی بھائی نے پیر کی تلاش کے لیے عربی سیکھی اور حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتابیں پڑھیں۔ بہرحال وہ کسی پیر سے مُرید ہو گئے تھے اب بے چاروں کو اِنتقال کیے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ (اس موقع پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے

ہوئے ایک مَدَنی اسلامی بھائی نے بیان فرمایا کہ وہ اسلامی بھائی جن پیر صاحب کے مُرید ہوئے تھے وہ پیر صاحب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی ہیں۔)

بَیْعَت کے لیے بچے کی عمر 40 دِن ہونا ضَروری نہیں

سُوال: کیا بچے کی وِلادت کے 40 دِن کے اَندر اَندر اُسے کسی پیر صاحب سے بَیْعَت کروا دینا چاہیے؟

جواب: بَیْعَت کروانے کے لیے بچے کی 40 دِن کی عمر کا اِنتظار نہ کیا جائے۔ بچے کی جب تک پیدائش نہیں ہوتی تب تک اس کی بَیْعَت نہیں ہو سکتی اور جب وہ دُنیا میں آ جائے تو اب چاہے اس کی عمر ایک گھنٹے کی ہو یا ایک مِنَٹ کی اُسے اس کے والد یا جو بھی اس کا وَلی ہو اس کی اِجازت سے بَیْعَت کروایا جا سکتا ہے۔(1) بچوں کو بَیْعَت کروا دینا چاہیے تاکہ اُسے کسی سلسلے کا فیض جاری ہو جائے اور اس کے دُنیا میں کم سے کم سانس غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کے سلسلے یا کسی بھی جامع شرائط پیر کے سلسلے میں داخل ہوئے بغیر گزریں۔ کئی اسلامی بھائی ایسے جذبے والے بھی ہوتے ہیں کہ جو آ کر یہ کہتے ہیں کہ گھر میں بچے کی اُمّید ہے آپ بَیْعَت کر لیجیے حالانکہ ایسی صورت میں بَیْعَت نہیں ہوتی۔ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے قیامت تک کے لیے فرما دیا کہ جو میرا عقیدت مند ہے وہ بھی میرا

مدینہ

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مُرید ہے۔[1] ہم لوگ خاک ہیں اور وہ غوثِ پاک ہیں۔ کاش! ہم غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کے قدموں کی خاک ہوتے مگر ہم اس قابل بھی کہا!

اگر قسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا (ذوقِ نعت)

آجکل کون سی بَیْعَت ہوتی ہے؟

سُوال: ہم جو بَیْعَت کرتے ہیں یہ بَیْعَتِ اِصلاح ہے یا بَیْعَتِ تَصَوُّف؟

جواب: بَیْعَتِ اِصلاح یا بَیْعَتِ تَصَوُّف کی اِصطلاحات تو میں نے نہیں سُنیں البتہ فتاویٰ رَضَویہ شریف میں بَیْعَتِ اِیْصال اور بَیْعَتِ اِتّصال کا لکھا ہوا ہے۔[2] اب جتنی بَیْعَتیں ہو رہی ہیں یہ بَیْعَتِ اِتّصال ہیں کہ مُریدین کو سلسلے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ اِیصال کا مطلب ہوتا ہے پہنچانا وہ تو غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کا کام ہے کہ وہ ہم سب کو آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچا دیں گے۔

ہے خَلِیْلُ اللّٰہ کو حاجت رَسُوْلُ اللّٰہ کی

سُوال: اِس شِعر کی تَشْرِیح بیان فرما دیجیے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مُسْتَغْنِی ہوا
ہے خَلِیْلُ اللّٰہ کو حاجت رَسُوْلُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش)

---

1 ...... بہجۃ الاسرار، ذکر فصل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۰۵۔۵۰۷ ملتقطاً

جواب: اِس شِعر کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضَرورت مَحسُوس نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ضَرورت نہیں ہے تو وہ جہنم میں جائے گا کیونکہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضَرورت ہے۔[1] میرے آقا اِمامُ الْاَنْبِیَا یعنی نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

مِری آنے والی نسلیں، ترے عِشق ہی میں مچلیں

انہیں نیک تو بنانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

جنَّت میں رات ہو گی یا دِن؟

سُوال: جنَّت میں رات ہو گی یا دِن؟

جواب: جنَّت میں رات نہیں ہو گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُجالا ہی اُجالا، نُور ہی نُور اور روشنی ہی روشنی ہو گی۔ صبح کے وقت جو روشنی ہوتی ہے جنَّت میں وہی ہو گی۔[2] وہاں

---

1 ...... جیسا کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے دِن کے بارے میں اِرشاد فرمایا: وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمُ اور میں نے (اپنی) تیسری دُعا اس دِن کے لیے مخصوص کر دی ہے جس دِن ساری مخلوق میری طرف متوجہ ہو گی یہاں تک کہ ابراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) بھی۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعۃ أحرف و بیان معناہ، ص۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴)

2 ...... روح البیان، پ۱۶، المریم، تحت الآیۃ: ۶۲، ۵/۳۴۵ ماخوذاً دار احیاء التراث العربی بیروت

دھوپ کی تمازَت (یعنی شِدَّت کی گرمی) ہو گی نہ گرمیاں نہ سردیاں، کوئی تکلیف دہ معاملہ ہی نہیں ہو گا صرف لُطف ہی لُطف اور مزہ ہی مزہ ہو گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ہی جلوے ہوں گے۔

کُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا

سُوال: کیا کُفریہ خیالات آنے سے بھی کُفر ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر کوئی کُفریہ خیال آتا ہے اور بندہ اُسے ٹالتا ہے تو یہ کُفر نہیں ہو گا۔[1] خیالات اور وسوسے تو سب کو آتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو بُرے وسوسوں سے محفوظ رکھے کہ وہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔[2]

---

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/۲۸۳ ماخوذاً دار الفکر بیروت

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ 423 پر ہے: ذِہن میں کُفرِیّہ خیالات کا آنا اور انہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عَین ایمان کی عَلامت ہے کیونکہ کُفرِیّہ وساوِس شَیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لَعِین مَردُود چاہتا ہے کہ مسلمان سے اِیمان کی دولت چھین لے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں بعض صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حاضر ہو کر عَرض کی: ہمیں ایسے خَیالات آتے ہیں کہ جنہیں بَیان کرنا ہم بَہُت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ اُنھوں نے عَرض کی: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: یہ تو خالِص ایمان کی نشانی ہے۔ (مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان . . . الخ، ص ۷۴، حدیث: ۳۴۰) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: کُفری بات کا دِل میں خیال پیدا ہوا اور زَبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص اِیمان کی عَلامت ہے کہ دِل میں اِیمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔ (بہارِ شریعت، ۲/۴۵۶، حصہ ۹: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

بھتیجی سے نکاح کا شَرعی حکم

سُوال: کیا بھتیجی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: بھتیجی سے نکاح جائز نہیں۔(1)

شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم

سُوال: شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہر ایک پر شادی کرنا فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ بعضوں کے لیے تو شادی نہ کرنا واجب ہوتا ہے کہ اگر کریں گے تو گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُن کی اَندرونی کیفیت بعض اوقات ایسی ہوتی ہے کہ وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے۔ بہرحال کسی سے یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ تم شادی کیوں نہیں کر رہے؟ کیونکہ اس طرح کرنے سے اس کا خُفیہ عیب ظاہر ہو سکتا ہے، نیز ممکن ہے وہ اس وجہ سے منع کر رہا ہو کہ اس سے حقوق پورے اَدا نہ ہو سکتے ہوں اور وہ شادی اور گناہوں بھری کیفیت کے بغیر بھی رہ سکتا ہو۔ کسی کی اندرونی کیفیات معلوم کرنے کے لیے ایسے سُوالات نہیں کرنے چاہئیں مگر یہاں اس قرآنی آیت: ﴿وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: "اور عیب نہ ڈھونڈو۔" کو نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں گناہ کی ٹوہ میں پڑنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ کسی کا شادی کے لائق نہ ہونا گناہ نہیں ہے۔ بہرحال اگر کوئی شادی

مـــــــــدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا تنکح المراۃ علی عمتها... الخ، ۲/۳۶۷، حدیث: ۱۱۲۹

کرنے سے منع کرے تو اُسے گناہ گار نہیں کہا جائے گا جب تک کہ وہ وجہ سامنے نہ آجائے کہ جس کے سبب وہ منع کرتا ہے۔

واقعۂ مِعراج عظیم ترین مُعْجِزہ ہے

سُوال: ہم نے رَبیعُ الْاَوَّل شریف میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی مُعْجِزات سُنے، آپ سے عرض ہے کہ کیا واقعۂ مِعراج بھی آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُعْجِزہ ہے؟

جواب: جی ہاں! واقعۂ مِعراج بھی یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم ترین مُعْجِزہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ واقعۂ مِعراج کئی مُعْجِزات کا مَجْمُوعہ ہے کہ اس سفر کے دَوران کئی مُعْجِزات پیش آئے۔

دُرُودِ پاک کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھنا کیسا؟

سُوال: جَشنِ وِلادت کے موقع پر بہت سے لوگ ایسے جھنڈے بھی لیے ہوتے ہیں جن پر پورا دُرُود شریف نہیں لکھا ہوتا اس کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھ دیا جاتا ہے اس کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دُرُود شریف لکھنے کے بجائے اس کی Short Form (یعنی مخفف) مثلاً "ص" یا "صلعم" لکھنے کو بہارِ شریعت میں سخت حرام لکھا ہے۔[1] آج کل اَخبارات، رَسائل، ماہناموں اور دِیگر تحریروں میں دُرُود شریف کی جگہ "ص" لکھا ہوتا

مـــــــدینہ

[1] ......بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۴، حصہ: ۳

ہے یہ لکھنے والوں کو چاہیے کہ اتنا دُرُود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" ضرور لکھیں۔Letter (یعنی خط) وغیرہ جو ہاتھ سے لکھا جاتا ہے اس میں جب دُرُود شریف خوبصورت کر کے لکھتے ہیں تو اتنا باریک کر دیتے ہیں کہ پڑھنے میں ہی نہیں آتا، وہ خط پڑھنے والا اندازے سے سمجھتا ہے کہ یہ دُرُود شریف لکھا گیا ہے۔ بس کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا بلکہ ایک سطر کا کونا بچانے کے لیے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بالکل چھوٹا کر دیتے ہیں۔ ویسے پورے پورے رِم پھینک دیئے جاتے ہیں مگر یہاں ایک سطر کا کونا بھی بچایا جا رہا ہے۔

کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت

کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی تو فضیلت بھی آئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لیے اِستغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔[1] یہ فضیلت کِتابت (یعنی ہاتھ سے لکھنے والے) کے لیے بیان کی گئی ہے۔

جَشنِ وِلادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟

سُوال: گزشتہ دِنوں عاشقانِ میلاد نے جَشنِ ولادت کی خوشیاں منائیں اور جُلوسِ میلاد کا بھی سِلسلہ ہوا جس کے بہت خوبصورت اور پیارے پیارے مَناظِر کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر آئیں جن میں مَرحَبا یا مُصطَفٰے کی صَدائیں تھیں اور نعتوں کے

مدینہ

1 ...... معجمِ اوسط، باب الف، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵ دار الکتب العلمیة بیروت

حسین نغمے خوب ذوق و شوق اور کیف و مَستی میں پڑھے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ چند ایسی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر آئیں جن میں موسیقی جیسی چیزیں شامل کی گئیں جو دیکھنے سننے کے لائق نہیں تھیں۔ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: جہاں ہم رضائے الٰہی والے کام کرتے ہیں وہاں شیطان مسلمانوں کو Mis Guide (یعنی گمراہ) کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ حَربے اِستِعمال کرتا ہے تاکہ جَشنِ عیدِ مِیلَادُ النَّبِی منانے سے روکنے والوں کو مواد ہاتھ آئے اور وہ لوگوں کو دِکھا کر جَشنِ وِلادت مَنانے سے روک سکیں کہ ہم اس لیے جَشنِ وِلادت مَنانے سے منع کرتے ہیں۔ ایسوں کے لیے ہمارا یہی جواب ہو گا کہ ناک پر مکھی بیٹھنا اچھا نہیں ہے لہٰذا ہم مکھی ہی اُڑائیں گے تم اپنی ناک کٹوا دو تاکہ نہ تمہاری ناک رہے نہ اس پر مکھی کو بیٹھنے کا موقع ملے۔ جو طبقہ چند نادانوں کے غَلَط اَنداز کی وجہ سے جَشنِ وِلادت کی خوشی مَنانے سے منع کرتا ہے اسے چاہیے شادیاں کرنا بھی بند کر دے کہ فی زمانہ شادیوں میں بھی بہت سی ایسی غَلَط رُسوم شامل ہو چکی ہیں جن کا ختم کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ شادی کے مقابلے میں جَشنِ وِلادت مَنانے کے اَنداز میں جو خرابیاں پیدا کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اب بھی اکثریت جائز طریقے سے جَشنِ وِلادت مَناتی ہے۔

غور فرمایئے! جس کام میں بُرائیاں کم ہیں اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ

اسے ختم کر دو کہ اس میں فُلاں فُلاں بُرائیاں ہوتی ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ شادیوں میں زیادہ بُرائیاں داخل ہو چکی ہیں لہٰذا تم شادیاں کرنا بند کر دو جبکہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ جَشنِ وِلادت مَنانے پر پابندی لگانے کی کوشش کرنا شیطانی شرارت ہے۔ بہر حال جُلُوسِ میلاد میں اِس طرح کے جو غَلَط مَناظر دِکھائے گئے انہیں دیکھ کر عقل کام نہیں کر رہی کہ دُنیا میں اِسلام کے نام پر ایسے ایسے Cartoon اور بے وقوف بھی موجود ہیں جو یہ حَرکتیں کرتے ہیں۔ یقیناً کوئی بھی Serious (یعنی سنجیدہ) مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔ مَدَنی چینل کے ذَریعے دیکھا جا سکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کس طرح جَشنِ وِلادت مَناتی ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ پاک انہیں ہدایت دے، اگر غیر مسلم ایسی حَرکات کر رہے ہیں تو اللہ پاک انہیں ایمان کی دولت سے مُشَرَّف فرمائے۔ بہر حال لوگ جو بھی کرتے رہیں ہم یہی کہیں گے:

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جَل جانے والے (حدائقِ بخشش)

تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو جلوسِ میلاد کے مَناظر مَدَنی چینل کے WhatsApp نمبر پر بھیجنے کی تَرغیب دِلائی تو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ وہ جُلُوس جس علاقے کا ہو اس کا نام بھی لکھ

دیں۔اِس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اسی چیز کا تو اَلَمِیَہ ہے کہ جو بھی تاریخی یادگار ہوتی ہے اس پر تاریخ نہیں لکھی ہوتی، جیسے مکۂ مکرمہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور کعبۂ مُعَظَّمَہ کی پُرانی پُرانی تصاویر دیکھی ہیں جن پر تاریخ وغیرہ نہیں لکھی ہوتی۔یوں ہی مجھے اسلامی بھائی Letter (یعنی خط) لکھتے ہیں یا پَرچیاں بھیجتے ہیں ان پر تاریخ نہیں ہوتی، بعض اوقات ایڈریس نہیں ہوتا۔

تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکلے

تاریخ یا ایڈریس وغیرہ نہ لکھنے سے بعض اوقات چٹکلے بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے پَرچی دے کر تعویذ طَلَب کیا مگر اس کی وہ پَرچی مجھ تک کافی عرصے بعد پہنچی، میں نے وہ پرچی دیکھ کر تعویذ دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کو تعویذ دیا گیا ہے اس کی تو دوسری بَرسی بھی ہو چکی ہے، چونکہ تاریخ نہیں لکھی تھی تو یہ معاملہ ہوا۔

شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مَدَنی پھول

بعض اوقات اِسی وجہ سے بابُ المدینہ (کراچی) سے آنے والی چیزیں بھی بَرسوں بعد مجھ تک پہنچتی ہیں۔کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو یہ مَدَنی پھول یاد رکھیے کہ وہ چیز اس تک کسی دوسری شخصیت یا پھر اس شخصیت کی آل کے ذَریعے نہ بھیجی جائے کہ اِس طرح اُس چیز کا پہنچنا مشکل ہو گا۔مثلاً اگر کوئی مجھے کہے کہ آپ کے گھر کے اوپر نگرانِ شُوریٰ رہتے ہیں آپ ان کو یہ پرچی

دے دیجیے گا تو عین ممکن ہے وہ پرچی ان تک نہ پہنچ سکے۔ اگرچہ میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایسی چیز کو ایسی جگہ رکھوں جہاں سے مجھے دیکھ کر یاد آ جائے، مگر گھر میں چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں وہ اُٹھا کر کسی دوسری جگہ رکھ سکتے ہیں یوں وہ چیز متعلقہ شخصیت تک پہنچنے میں کافی دیر لگ سکتی ہے۔ لہٰذا کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو اس کی آل و اولاد کے ذَریعے نہ پہنچائی جائے۔ ممکن ہے لوگ یہ سوچ کر ان کے ذَریعے پہنچانے کی کوشش کرتے ہوں کہ یہ جلدی پہنچا دیں گے مگر وہ لینے والا بھی لوگوں سے پیغامات وُصول کر کر کے عادی ہو چکا ہوتا ہے اور یہ اس کے روز کا کام بن جاتا ہے لہٰذا اب وہ یہ پیغام وغیرہ پہنچانے میں سُستی کرتا ہے۔ جیسے ہم کسی مریض کو دیکھیں گے تو بہت زیادہ حیرانگی کا اِظہار کریں گے کہ ”بے چارے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے، خون بہہ رہا ہے، بے چارے کا سر پھٹ چکا ہے“ عین ممکن ہے یہ دیکھنے کے بعد ہماری نیند ہی اُڑ جائے۔ لیکن جو لوگ اِس طرح کے زخمیوں اور مریضوں کی Dressing (یعنی پٹی) کرتے ہیں یا اس کام کے Surgeon یا Doctor ہوتے ہیں وہ بالکل عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا عادی ہو جاتا ہے وہ چیز اس کے لیے کوئی خاص اَہمیت نہیں رکھتی۔

امیرِ اہلسنّت کے بھائی کا حادثے میں اِنتقال

میرے بڑے بھائی (مَرحوم عبدُ الغنی) کی اللہ پاک بے حساب مَغْفِرت فرمائے،

جب وہ زَم زَم نگر حیدر آباد میں ٹرین کے حادثے کا شکار ہو کر اِنتقال کر گئے تھے تو میں ایک سماجی کارکن کے ساتھ ایمبولینس(Ambulance) میں اپنے بھائی کی لاش لینے کے لیے زندگی میں پہلی بار زَم زَم نگر حیدر آباد پہنچا۔ میں نے سخی سلطان شیخ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الوہاب جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا نام سُنا تھا مگر کبھی ان کے مزار شریف پر حاضری نہیں ہوئی تھی نہ اس وقت ایسے حالات تھے کہ زَم زَم نگر حیدر آباد جا کر حاضری کا شَرف پاتا، تو سب سے پہلے ہم نے ان کے مَزار شریف پر حاضِری دی اور عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا نام سُنا تھا، پہلی بار ان حالات میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضری کا شَرف مِلا ہے۔ اِس کے عِلاوہ بھی میں نے کچھ عرض کی جو اَب مجھے یاد نہیں۔ پھر ہم پولیس کے پاس تھانے پہنچے اگرچہ اس وقت مجھے بطورِ الیاس قادری کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس کے باوجود پولیس والوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ ہمیں اچھے طریقے سے بٹھایا۔ میرے بھائی کی جیب سے جو رَقم نکلی تھی وہ اور ان کی گھڑی وغیرہ مجھے دی۔ اس سے میرا ذہن بنا کہ پولیس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال پولیس والوں نے کہا کہ آپ لوگ پہلے ہی صدمے سے چُور ہیں ہم مَزید آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے، پھر انہوں نے فوراً اپنی کاروائی مکمل کر لی تو ہم ہسپتال پہنچے شاید ہمارے ساتھ کوئی پولیس والا بھی تھا اس کے بغیر ہسپتال والے لاش نہیں دیتے تاکہ کوئی اور لاش نہ لے جائے۔ ہم

نے ہسپتال سے بھائی کی لاش لی اور اسی رات گھر پہنچ آئے۔ ورنہ ہمارا خیال تھا کہ رات وہیں گزرے گی کیونکہ ہم لوگ عصر یا مغرب کی نماز پڑھ کر نکلے تھے اِسی وجہ سے میرے ساتھ آنے والے سماجی کارکن نے اپنے ساتھ چادر وغیرہ بھی رکھ لی تھی۔ جب لاش ملی تو گھر لے جانے جیسی نہیں تھی کیونکہ وہ بالکل کٹ چکی تھی تو ہم نے کسی سماجی اِدارے میں غسل کی تَرکیب بنائی۔ جب لاش کو کھولا گیا تو مجھ سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی کہ ٹانگ الگ کٹی ہوئی ہے (گردن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اِدھر پہیا چڑھ جانے کی وجہ سے وہ حصہ کٹ چکا ہے۔ وہاں کسی سماجی کارکن کا بچہ بھی تھا جو بہت اُچھل کود کر رہا تھا اس نے اپنے والد کو کہا کہ ''ابو! وہ دیکھو گردن کٹی ہوئی ہے، فُلاں چیز یوں کٹ گئی ہے۔'' اس کا یہ انداز دیکھ کر میرا ذہن بنا کہ یہ لوگ رات دن اِس طرح کے حالات دیکھتے ہوں گے جیسے ہم مُرغیاں اور بکرے وغیرہ کٹے ہوئے دیکھتے ہیں اور ہمیں کچھ نہیں ہوتا اِسی طرح یہ بچہ بھی روزانہ ایسی چیزیں دیکھ کر عادی ہو چکا ہو گا۔

خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شَرعاً اِجازت نہیں

اِسی طرح قبرستان میں جو گورکن وغیرہ ہوتے ہیں یہ لوگ قبروں کے پاس لیٹ جاتے ہیں، ساری ساری رات وہیں گھومتے ہیں، بعض اوقات جوا وغیرہ بھی کھیل رہے ہوتے ہیں، ان کو قبرستان میں ڈر نہیں لگتا۔ لیکن ہمیں اگر کوئی

کہے کہ ایک رات قبرستان میں گزارو صبح زندہ آئے تو ایک لاکھ روپے وصول کر لینا، ہم لوگ پھر بھی تیار نہیں ہوں گے بلکہ رات تو بہت بڑی بات ہے ہم پانچ مِنَٹ کے لیے بھی اندھیرے قبرستان میں رُکنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ حالانکہ قبرستان میں مُردے قبروں میں ہوتے ہیں لیکن ہم نفسیاتی طور پر ڈرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یاد رَکھیے! ایسی بہادری ہر گز نہیں دِکھانی چاہیے جس میں اِنسان کے نفسیاتی مریض بن جانے کا خطرہ ہو کہ شرعاً بھی خود کو ہلاکت یا مصیبت پر پیش کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی۔ [1]

خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی

لوگوں کو اپنے ہاتھوں خود کو خواہ مخواہ مصیبت میں ڈالنے سے بچانے کے لیے کسی نے یہ واقعہ بنایا ہے کہ چند دوستوں کے دَرمیان یہ Competition (یعنی مقابلہ) ہوا کہ کون رات کو قبرستان میں اکیلے رُک کر فُلاں دَرخت کے نیچے کیل گاڑے گا؟ یہ کیل گاڑنے کی شَرط شاید اِس وجہ سے لگائی گئی ہو گی تاکہ وہ آگے پیچھے نہ بھاگے اور اس کیل کے ذَریعے معلوم ہو جائے کہ اس نے واقعی رات کو رُک کر کیل گاڑ دی ہے۔ بہر حال ان میں سے ایک لڑکا تیار ہو گیا کہ میں رات کو اکیلا قبرستان میں رُک کر کیل گاڑ دوں گا۔ اس کے دوست کسی قبرستان میں اسے چھوڑ کر آ گئے۔ صبح پہنچے تو ان کا دوست مَرا ہوا تھا۔ جب

مدینہ

1 ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: شب میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۳)

www.dawateislami.net

دیکھا گیا تو وہ کیل اس کے دامن میں گڑی ہوئی ہے۔ تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے کیل تو گاڑی مگر غَلَطی سے وہ کیل اس کے دامن میں گڑ گئی اور اس کو پتا نہیں چلا۔ جب یہ کیل گاڑ کر اُٹھا تو اس کا دامن اٹک گیا مگر یہ سمجھا کہ مجھے کسی جن نے پکڑ لیا ہے وہ بے چارہ اِسی خوف سے مَر گیا۔ لہٰذا اِس طرح کی بہادری دِکھانے سے منع کیا گیا ہے کہ ایسے مقامات پر اِس طرح کا اِتفاق ہونا بھی ممکن ہے جس کے نتیجے میں اِنسان اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذِمّہ داری پوری فرمادی

سُوال: اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجنے کا مقصد اللہ پاک کے اَحکام پہنچانا تھا کیا انہوں نے اپنی ذِمّہ داری صحیح طور پر پوری فرمادی؟

جواب: جی ہاں! اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے اَحکام پہنچانے کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے اللہ پاک کے اَحکام پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی بلکہ 100 فیصد وہ اَحکام پہنچا دیئے یہ عقیدہ رکھنا ضَروری ہے۔ اس میں ان کی طرف سے نہ تو جان بوجھ کر کوئی کوتاہی واقع ہوئی اور نہ ہی کچھ بھولے سے۔(1)

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشہد میں کیا اَلفاظ ادا فرماتے؟

سُوال: جس طرح ہم اَلتَّحِیَّات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

(1) ......بہارِ شریعت، ۱/ ۴۰، حصہ: ۱ ماخوذاً

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتے ہیں تو کیا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِس طرح پڑھتے تھے یا کوئی اور اَلفاظ ادا فرماتے تھے؟(رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: صحیح قول یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلتَّحِیَّات میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہی پڑھتے تھے، اس کی جگہ اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ یا کوئی اور کلمات نہیں کہتے تھے۔(1)

خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے

سُوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَقْد (یعنی نکاح) حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کون سی سِنِ عیسوی اور کس تاریخ کو ہوا تھا؟ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماتھے پر پھولوں کا سہرا باندھا تھا یا نہیں؟(ہند سے سُوال)

جواب: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عَقْد (یعنی نکاح) حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عامُ الْفِیل (یعنی ہاتھی والے سال کے تقریباً 25 سال بعد) میں ہوا تھا۔ اس وقت ہجرت نہیں ہوئی تھی اس لیے سِنِ ہجری شروع نہیں ہوا تھا اور سِنِ عیسوی شاید اس وقت وہاں رائج نہیں تھا۔ (رہی بات نکاح کے وقت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سہرا ڈالنے کی تو) سہرے کا کہیں پڑھا سُنا نہیں ہے۔ البتہ بہارِ شریعت میں خالص پھولوں کے سہرے کو شرعاً جائز لکھا ہے۔(2) سہرا

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۶۹ ماخوذاً

2 ...... بہارِ شریعت، ۲/۱۰۵، حصہ:۷

سر پر سے ڈالا جاتا ہے جبکہ ہار گلے میں پہناتے ہیں۔ بہر حال دونوں کا ثبوت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں نہیں تھا۔ دولہے سر پر جو سہرے لگا کر پھرتے ہیں اور سہرے پہنتے ہیں ان پر کسی کو وسوسہ نہیں آتا (کہ یہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دور میں نہیں پہنے جاتے تھے)، ہاں جشنِ وِلادت کے موقع پر پھول لگائے جائیں تو بعض لوگوں کو وسوسے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جشنِ وِلادت کے پھول جن کو کانٹے کی طرح چُبھتے ہیں وہ گجرا بھی پہن لیتے ہوں گے انہیں گجرا بھی اُتار دینا چاہیے۔

جسے عِشقِ مُصطفےٰ میں رونا نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟

سُوال: جس کو مدینے جانے کی تڑپ نہ ہو اور نہ ہی اُس کا دِل ہجرِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں غمگین ہوتا ہو تو وہ کیا کرے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جس کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِشق میں رونا نہ آتا ہو غم کی کیفیت پیدا نہ ہوتی ہو تو وہ بکوشش رونے جیسی شکل بنائے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے مگر یہ رونا رِیاکاری کے لیے نہ ہو۔ جو آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے غم میں، غمِ اُمَّت میں آنسو بہاتے رہے، ہمیں یاد فرماتے رہے، جب دُنیا میں تشریف لائے پیدا ہوتے ہی رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی [1] (یعنی اے اللہ! میری اُمَّت مجھے بخش دے، مجھے دے دے، مجھے ہبہ کر دے۔) جن کے لَبوں پر تھا۔ اس آقا صَلَّی اللّٰہُ

مـــــــدینہ

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعراج میں بھی اُمَّت کو یاد کیا۔[1] جب قبرِ انور میں تشریف لے گئے تب بھی ہونٹ مُبارَک ہِل رہے تھے کان قریب کر کے سُنا گیا تو اُمَّتی اُمَّتی (یعنی میری اُمَّت میری اُمَّت) فرما رہے تھے۔[2] آج بھی اُمَّتی اُمَّتی فرما رہے ہیں۔[3] بعض اوقات بندے کے کان بجتے ہیں تو اس وقت دُرُود شریف پڑھنا مُستَحَب ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے لکھا ہے کہ یہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی اُمَّتی فرمانے کی آواز ہے۔[4] بسا اوقات یہ آواز جس کو رَب چاہتا ہے اُس کو سُنائی دیتی ہے، اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے کان بجتے ہیں لہٰذا اس وقت دُرُود شریف پڑھا جائے۔ جو آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا یاد فرمائیں، میزانِ عمل پر اپنے گناہ گار اُمَّتیوں کے نیکیوں کے پلڑے کو بھاری بنائیں اور جب پُل صِراط سے غُلام گزریں تو اس وقت سجدے میں جا کر رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ "یعنی اے پَروَرْدگار میری اُمَّت کو سلامتی سے گزار" کی دُعائیں دیں۔[5] اور شَفاعت فرمائیں اب ایسے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دِل میں کیوں نہ پیدا ہو گی۔ اِس

---

1 ...... سرور القلوب بذکر المحبوب، ص ۹۵ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... مدارج النبوت، قسم چہارم، باب سوم، ۲/ ۴۴۲، مرکز اھل سنت برکات رضا ھند

3 ...... کنز العمال، کتاب القیامۃ، الجزء: ۱۴، ۷/ ۱۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲

5 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی شان الصراط، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱ بتغیرٍ قلیلٍ

طرح ان باتوں کو اور ان کے رونے کو یاد کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل میں عِشق کی کیفیات پیدا ہوں گی اور رونے کی بھی کیفیت بن سکے گی، جیسا کہ مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا دِل پر چوٹ کرنے والا یہ شعر ہے:

ہائے پھر خندۂ بیجا مِرے لَب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا (ذوقِ نعت)

خندۂ بے جا معنیٰ فضول ہنسی، لَب معنیٰ ہونٹ یعنی مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں: "افسوس! میری فضول ہنسی نکل گئی، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ ہم اُمّتیوں کے لیے راتوں کو جو روتے رہے ہیں میں وہ بھول گیا ہوں، غفلت کا شکار ہو گیا کہ میں فضول ہنس رہا ہوں۔" یہ بھی یاد کرنے کا ایک انداز ہے۔اِس کے عِلاوہ عاشقانِ رَسول کی صحبت میں بیٹھیں، مَدَنی اِنعامات پر عمل کریں اور عاشقانِ رَسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں میں سفر فرمائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِشقِ رَسول میں رونے والی خوبی نصیب ہو ہی جائے گی۔ اللہ کریم ہم سب کو یہ خوبی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یادِ نبیِ پاک میں روئے جو عمر بھر
مولیٰ مجھے تلاش اُسی چشمِ تر کی ہے

یعنی اے اللہ! مجھے ایسی آنکھ چاہیے جو تیرے محبوب کی یاد میں بس روتی رہے۔

اِجتماعِ مِیلاد کے چار شُرکا کی شہادت

سُوال: سُنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف میں ہونے والے بڑی رات کے اِجتماعِ مِیلاد میں شریک چار اسلامی بھائی کسی حادثے کے سبب جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں؟[1]

جواب: جی ہاں! مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف (پنجاب، پاکستان) میں 1440 سِنِ ہجری کی بارھویں شب دعوتِ اسلامی کے تحت اِجتماعِ مِیلاد کی تَرکیب تھی۔ اِس اِجتماعِ مِیلاد میں مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف کے علاقے سورج میانی سے تعلق رکھنے والا ایک قافلہ بھی حاضر ہوا۔ اسی قافلے میں اس علاقے کے پانچ اسلامی بھائی بھی تھے جن کا آپس میں فرینڈ سرکل ہو گا۔ پانچوں مَدَنی ماحول سے وابستہ، مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے والے اور غالباً عطاری بھی تھے۔ بتایا گیا کہ ان میں ایک حافظِ قرآن بھی تھے۔ دَورانِ اِجتماع یہ بے چارے اُٹھ کر باہر گئے۔ رات کے اندھیرے میں یہ پانچوں کہیں ٹرین کی پٹڑی پر جا بیٹھے۔ اچانک ٹرین آئی تو ان میں سے ایک تو بچ گیا جو پٹڑی پر نہیں ہو گا یا آگے پیچھے ہٹ گیا ہو گا لیکن باقی چاروں کے اوپر سے ٹرین گزر گئی، کسی کے ہاتھ کٹ گئے، کسی کی گردن کٹ گئی، اَعضا کے ٹکڑے ہو گئے اور چاروں بے چارے نوجوانی میں وفات پا گئے۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ حادثہ علاقہ انصاری چوک مدینۃُ الاولیا (ملتان شریف) میں ہوا۔

وفات پانے والے چار اسلامی بھائیوں کے نام اور عمر کی تفصیل کچھ یوں ہے: محمد علی عطاری (عمر 18 سال)، عمیر عطاری بن محمد جاوید (عمر 19 سال)، حافظ محمد ذیشان عطاری بن خادم حسین (عمر 18 سال)، عبد الوہاب عطاری بن محمد رمضان (عمر 15 سال)۔

مَرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب و دُعائے مغفِرت

ان کے عزیز و اقربا سوگوار ہیں، ظاہر ہے بے چاروں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو گی بلکہ پورے علاقے میں کُہرام مچ گیا ہو گا۔ بتایا گیا ہے کہ چاروں جنازے اکٹھے اُٹھے اور لوگوں کا اتنا اِژدِحام تھا کہ نمازِ جنازہ کا تاریخی اِجتماع ہوا۔ ہم سب دُعا گو ہیں: یااللہ! تجھے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! مَرحوم محمد علی، عمیر، حافِظ ذیشان اور عبدُ الوہاب کو غریقِ رَحمت فرما۔ ۞ اے اللہ! ان کے چھوٹے بڑے گناہ مُعاف کر دے۔ ۞ پَروردگار! انہیں بے حساب مَغفِرت سے مُشَرَّف فرما کر جن کا جشنِ مِیلاد منانے آئے تھے اسی میلاد والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَنَّتُ الْفِردوس میں پڑوس عطا فرما۔ ۞ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے جو بھی سوگوار ہیں سب کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ عظیم مَرحمت فرما۔ ۞ یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اَعمال ہیں اپنے فضل و کَرم سے انہیں

قبول کر کے اپنے کَرَم کے شایانِ شان اَجر عطا فرما۔ ۞ یہ سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما۔ بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محمد علی، عمیر، حافظ محمد ذِیشان اور عبدُالوہاب سمیت ساری اُمَّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَرحومین کے لَواحقین سے تعزِیَت

میں ان چاروں مَرحومین کے سوگواران سے تعزِیَت کرتا ہوں۔ واقعی آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں لیکن جتنا صدمہ زیادہ اتنا صبر دُشوار ہوتا ہے اور جتنا صبر دُشوار ہو گا، عمل دُشوار ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ قیامت کے دِن میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں اتنا ہی وزن دار ہو گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب زیادہ ملے گا۔ اللہ کرے کہ سب لَواحقین کو صبر نصیب ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ ماں باپ کے لیے تو جوان موت ہے۔ ان بے چاروں کی جو کیفیات ہوں گی خود سمجھتے ہوں گے۔ بس آپ ہمت رکھیے اور یہ سوچ کر صبر کیجیے کہ اللہ پاک کی جو مرضی ہوئی وہ ہوا۔

اِیصالِ ثواب کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر

اِن مَرحومین کے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے خُصُوصاً اور مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف کے اسلامی بھائیوں سے عموماً یہ مَدَنی اِلتجا ہے کہ یہ چاروں بے چارے جوانی میں چلے گئے، اب ان کے اِیصالِ ثواب کے لیے صِرف تین دِن کے مَدَنی

قافلے کا میری طرف سے سُوال ہے لٰہذا اسی ماہِ میلاد میں تین دِن کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ ان کے والد، بھائیوں اور دِیگر خاندان والوں کو بھی چاہیے کہ اپنے مَرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے اس تین دِن کے مَدَنی قافلے میں سفر کریں۔ آپ کو بھی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر

اِن چاروں کے عزیزوں میں سے کوئی اکیلا یا سب مل کر اِن چاروں کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے ایک مسجد بھی بنا دیں۔ جن کو اللہ پاک نے دیا ہے تو وہ مَرحومین سے اپنی محبت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پیسہ بھی نکالیں اور مسجد بھی بنائیں۔ چونکہ میلاد کی رات ان بے چاروں کا اِنتقال ہوا ہے لٰہذا مسجد کا نام "فیضانِ میلاد" رکھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ثوابِ جاریہ آپ لوگوں کے لیے بھی ہو گا اور ان کے اِیصالِ ثواب کی نیت ہو گی تو ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ اِس سے دعوتِ اسلامی کی بھی نیک نامی ہو گی کہ عام لوگ ناچ گانوں میں مَرتے ہیں، فِلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے مَرتے ہیں، خدا جانے کہاں کہاں مَرتے ہیں اور پھر ان کے لیے اِیصالِ ثواب بھی کچھ نہیں ہوتا جبکہ دعوتِ اسلامی والے چار فوت ہوئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں نے اللہ کی رَحمت سے ایسے ایسے اِیصالِ ثواب کی ترکیبیں کیں۔

فوتگی پر بولے جانے والے کفریات

سُوال: گھر میں جوان موت ہو جائے تو بعض اوقات بے صبری میں زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں، اِس کے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔[1]

جواب: گھر میں جوان یا کسی کی بھی موت ہو جائے تو صبر ہی کرنا چاہیے۔ اس موقع پر بعض اوقات زبان سے ایسے اَلفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں۔ بعض اوقات تو وہ جملے کفریہ بھی ہوتے ہیں مثلاً بعض لوگ یوں کہتے ہوں گے کہ اس کی مَرنے کی کوئی عمر تھی؟ بعض کہتے ہوں گے: یااللہ! تجھے اس کی جوانی پر بھی تَرس نہیں آیا؟ نَعُوْذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کسی نے یہ کہا تو کہنے والا کافر ہو گیا، اِسلام سے نکل گیا کیونکہ اس نے اللہ پاک کو بے رحم کہا۔ یقیناً اللہ پاک بے رحم نہیں ہے۔ اللہ پاک جو کرتا ہے وہ دُرُست کرتا ہے، صحیح کرتا ہے۔ کسی کا وقت جب پورا ہو جاتا ہے تو اس کا اِنتقال ہو جاتا ہے۔[2]

امامِ حسین صبر واِستقامت کے پہاڑ

اولاد کے اِنتقال پر بے صبری کرنے والے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ جب

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فوتگی کے موقع پر بولے جانے والے کفریہ کلمات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" کے صفحہ 489 تا 496 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

حضرتِ سیِّدُنا علی اصغر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں صِرف چھ ماہ کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا تھا تو ان کے والدِ محترم، امام عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کی امّی جان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے صبر ہی کیا تھا۔ ان سے تَصَوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی ایسی مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بے صبری والی بات زبان پر لائیں۔ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لختِ جگر اور شہزادے حضرتِ سیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی میدانِ کربلا میں عین جوانی میں تین دِن بھوکے پیاسے رہ کر جامِ شہادت نوش کیا۔ بھانجے بھتیجے بھی شہید ہوئے اور پھر خود آگے بڑھ کر شہادت کو گلے لگایا لیکن ان تمام مَصائِب وآلام کے باوجود بھی ایک لفظ شکوے کا زبان پر نہ لائے بلکہ ان کے دِل ودماغ میں بھی کہیں بے صبری کا شائبہ تک نہیں آ سکتا کیونکہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابی، ابنِ صحابی (حضرتِ عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے شہزادے) اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے تھے۔[1] یہ صبر نہیں کریں گے تو کون صبر کرے گا؟ اگر کوئی کہے کہ ہم ان جیسے نہیں ہوسکتے لہٰذا ہم کیسے صبر کریں؟ تو ایسوں سے عرض ہے کہ بے شک ہم ان جیسے کبھی بھی نہیں ہوسکتے لیکن ان کے اس کِردار میں ہمارے لیے دَرس تو ہے لہٰذا ہمیں ان کے نقشِ قدم پر تو چلنا ہی ہے اور ہر حال میں صبر ہی کرنا ہے کہ اسی کا ہمیں حکم ہے۔

مدینہ

1 ...... البدایة والنهایة، فصل فی یوم مقتل الحسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، ٥/١١٧ دار الفکر بیروت

اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے

قرآنِ کریم میں صبر کرنے والوں کے لیے بشارت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۳) ترجمۂ کنز الایمان: ”بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔“ آج اگر کسی کے ساتھ علاقے کے تھانے کا SHO چل رہا ہو تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں پڑیں گے کہ آج تھانے کا ایس ایچ او میرے ساتھ ہے۔ تو جس کا اللہ پاک حامی و مددگار ہو تو اس کی شان کیا ہوگی؟ اس لیے ہم کو صبر ہی کرنا چاہیے۔

کفر کی تائید بھی کفر ہے

سُوال: اگر کسی نے تَعْزِیَت کرتے وقت کُفریہ جُملہ بک دیا تو اب اس کی تائید کرنا کیسا؟ [1]

جواب: کُفریہ جملے کی تائید بھی کفر ہے۔ اگر غمی کے موقع پر بندہ خود کفریہ جملہ نہیں بولتا تو بسا اوقات تَعْزِیَت کرنے والے بُلوا دیتے ہیں مثلاً کوئی تَعْزِیَت کرتے ہوئے کہے گا: اللہ تعالیٰ کو پتا نہیں اس کی کیا ضَرورت پیش آگئی تھی جو جوانی میں ہی اسے اُٹھا لیا؟ اب سننے والا بھی ایسے جملے کہے گا؟ واقعی کوئی ضَرورت پیش آگئی ہوگی یا فقط ہاں! ہاں! کہہ کر ہی تائید کر دے گا تو ایسے جملے بولنا یا ان کی تائید کرنا دونوں ہی باتیں کفر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی حاجت و ضَرورت

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

نہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، ہم اس کے محتاج ہیں چنانچہ اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے:

﴿وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ﴾ (پ۲۶، محمد: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: "اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔" تو ہم سب اس کے دَر کے محتاج ہیں لہٰذا اگر کسی نے اللہ پاک کو محتاج کہا تو وہ کافر ہو گیا۔

کفر بکنے سے نکاح اور اِیمان ختم ہو جاتا ہے

جس نے اِس طرح کا کفریہ جملہ بکا تو اس کا اِیمان اور نکاح دونوں ختم ہو گئے بلکہ جنہوں نے سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں مِلائی، اگرچہ منہ سے نہیں بولے فقط سر ہی ہلایا اور دِل میں اس بات کو دُرُست جانا تو یہ بھی اِسلام سے نکل گیا اس کو بھی نئے سرے سے توبہ کر کے کلمہ پڑھنا ہو گا۔ اگر شادی شُدہ تھا تو نکاح بھی دوبارہ کرنا ہو گا، حج کیا تھا تو وہ بھی گیا لہٰذا اِستطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہو گا۔ باقی ساری نیکیاں بھی کفر کے سبب بَرباد ہو جاتی ہیں۔ اگر زمانۂ اِسلام کی قضا نمازیں باقی تھیں تو وہ ایمان لانے کے بعد ادا کرنا ہوں گی۔ البتہ جتنے دِن کفر میں رہا ان دِنوں کی نمازیں تو پڑھیں یا نہ پڑھیں ان کو دہرانے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ اس پر کفر کی حالت میں نماز فرض ہی نہیں تھی۔

موت تو ہر حال میں آنی ہی آنی ہے

غمی کے موقع پر خود قفلِ مدینہ لگانا چاہیے۔ اگر لوگ اُلٹی سیدھی باتیں کریں تو انہیں بھی سمجھا دیجیے کہ بس اللہ پاک کی مَرضی تھی تو موت آئی، روز ہی

لوگ فوت ہو رہے ہیں۔ 15 سال کی عمر میں جانے کے سبب صَدمہ تو ہے لیکن اگر 15 سال میں کسی کو موت نہیں آئی تو 20 سال میں آ جائے گی، 25 سال کی عمر میں آ جائے گی، بِالفرض اگر کوئی 100 سال کی عمر پا گیا تب بھی موت تو آنی ہی آنی ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جب مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام رُوح قبض کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے کوئی عمل کیا جس پر مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے۔ پھر موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا گیا کہ بیل (کی پُشت) پر ہاتھ رکھو، جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال تمہاری عمر بڑھا دی جائے گی۔ انہوں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہو گا؟ کہا گیا کہ موت۔ اس پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اچھا ابھی ہی رُوح قبض کر لو۔ چنانچہ پھر ان کی رُوح قبض کی گئی۔(1) تو یہ اللہ پاک کے مقبول بندے تھے، نبی اور رسول تھے بلکہ اُولُوالْعَزْم یعنی پانچ رسولوں میں سے ایک تھے۔(2) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اَولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا اپنا ایک مقام ہے لیکن یہ کسی نبی کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتے، اتنی شانوں کے باوجود بھی آخر اَنبیائے

مدینہ

1 ...... الکامل فی التاریخ، ذکر وفاۃ موسی، ۱/۱۵۱ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۴، حصہ: ۱ ماخوذاً

کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے بھی وفات ہے۔

نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی

حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے طویل عمر پائی۔ ساڑھے نو سو (950) سال تو انہوں نے تبلیغ کی۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دُنیا کو کیسے پایا؟ فرمایا: بس ایک دَروازے سے داخل ہوئے اور دوسرے دَروازے سے نکل گئے۔[1] ہم بھی تو بولتے ہیں وقت جلدی پاس ہو رہا ہے۔ کسی نے تو یہاں تک کہا:

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے
آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

بہر حال موت سب کو آنی ہے لہٰذا اپنے عزیز کے اِنتقال پر صبر کرنا چاہیے۔ گلہ شکوہ کرنے یا رونے دھونے سے مَرنے والا واپس پلٹ کر نہیں آ سکتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش)

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/ ۲۵۲ دار صادر بیروت

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟	12
میرے حضور کے لب پر اَنَا لَہَا ہو گا	1	عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟	12
حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت	2	بُردباری کی تعریف	13
جنَّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پڑوسی	4	حافظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا	13
یَمَن کو ”یَمَن شریف“ کہنے کی وجہ	4	مُقرِّرِین مسجد میں چٹکلا سُناتے ہوئے پہلے سمجھا دیں	14
کنڈے کی بجلی کے نقصانات	5	دَورانِ بیان آسان اَلفاظ اِستعمال کیجیے	15
بجلی کا بِل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی اَدائیگی کیجیے	6	دِینی مَسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟	16
اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چَراغاں کیجیے	7	بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دِن ہونا ضَروری نہیں	17
سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟	8	آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟	18
عوام کی بھلائی پر مشتمل اَحکامات	8	ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی	18
قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے	9	جنَّت میں رات ہو گی یا دِن؟	19
قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟	10	کفریہ خیالات آنے سے کفر نہیں ہو جاتا	20
ماربل والی قبر بنانا کیسا؟	10	بھتیجی سے نکاح کا شَرعی حکم	21
مَزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟	11	شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شَرعی حکم	21

واقعۂ معراج عظیم ترین معجزہ ہے	22
دُرُودِ پاک کی جگہ "ص" یا "صلعم" لکھنا کیسا؟	22
کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت	23
جَشنِ وِلادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟	23
تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے	25
تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکلے	26
شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مَدَنی پھول	26
امیرِ اہلسنّت کے بھائی کا حادثے میں اِنتقال	27
خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شَرعاً اِجازت نہیں	29
خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی	30
اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذِمَّہ داری پوری فرمادی	31
سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشہد میں کیا اَلفاظ ادا فرماتے؟	31
خالص پھولوں کا سہرا جائز ہے	32
جسے عشقِ مصطفےٰ میں رونا نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟	33
اِجتماعِ میلاد کے چار شُرکا کی شہادت	36
مَرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب و دُعائے مغفرت	37
مَرحومین کے لَواحقین سے تعزیت	38
اِیصالِ ثواب کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر	38
اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر	39
فوتگی پر بولے جانے والے کفریات	40
امامِ حسین صبر واِستقامت کے پہاڑ	40
اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے	42
کفر کی تائید بھی کفر ہے	42
کفر بکنے سے نکاح اور اِیمان ختم ہو جاتا ہے	43
موت تو ہر حال میں آنی ہی ہے	43
نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی	45

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل اپنی اصلاح کے لیے ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net